

266249-برکت کیسے حاصل کی جائے؟

سوال

میری جان، مال، اہل و عیال اور میری دیگر ہر چیز میں برکت کیسے آسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

برکت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے؛ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں چار طریقوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں:

پہلی چیز:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ؛ وہ اس طرح کہ اللہ اور اس کے رسول کے تمام تراحمات کی تعمیل کریں اور ممنوعہ کاموں سے رک جائیں، نیز اگر واجبات کی ادائیگی میں کمی واقع ہو یا حرام کاموں میں انسان ملوث ہو جائے تو توبہ اور استغفار کرنے میں تاخیر مت کرے؛ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا لَأُفْتَقِرْنَا لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

ترجمہ: اور اگر بستی والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کی کرتوتوں کے باعث پکڑ لیا۔

[الاعراف: 96]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی نوح علیہ السلام کی دعوت کے متعلق فرمایا:

﴿فَهَلْ أَتَىٰ عَلَى الْكَافِرِينَ هَؤُلَاءِ أَمْ يَخْتَفُونَ ۗ إِنَّهُمْ لَخَائِفُونَ ۗ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَعِزَّتْ لَهُمْ ۗ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾

ترجمہ: تو میں [نوح] نے انہیں کہا کہ: تم اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو؛ بیشک وہی بخشنے والا ہے [10] وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل کرے گا [11] اور تمہاری

اموال اور زمینہ اولاد کے ذریعے امداد فرمائے گا، نیز تمہارے لیے باغات اور نہریں بنا دے گا۔ [نوح: 11، 12]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ہود علیہ السلام کی دعوت کے متعلق فرمایا:

﴿وَالْيَاقَانُ ۗ وَآخَا ۗ هُوَ أَقْبَلُ ۗ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۗ إِن تَسْتَكْبِرُوا ۖ فَسَاءَ مَا تَكْتُمُونَ ۗ (50) يَا قَوْمِ لَأَسْأَلَنَّكُمْ عَلَيْهِ أَنْزِلَ ۗ إِنَّ نَجْمِي لِأَعْلَىٰ ۗ الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ (51) وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبِّي ۗ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۗ (52)﴾

ترجمہ: اور عادی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا: "اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، جس کے سوا تمہارا کوئی الہ نہیں۔ تم نے تو محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں

[50] اے میری قوم! میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا تم سوچتے نہیں؟ [51] اور اے میری قوم! اپنے پروردگار سے معافی

مانگو، پھر اسی کے آگے توبہ کرو وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کرے گا اور تم مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو" [ہود: 50-52]

ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا:

{وَلَوْ أَنَّم آفَاكُمُ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُوتُوا لَيُنْعَمَ مِنْ رَبِّهِمْ لَآ تَكْفُرُوا بِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ}.

ترجمہ: اگر یہ لوگ تورات، انجیل اور ان کے پروردگار کی جانب سے ان پر نازل ہونے والی کتابوں کو نافذ العمل کرتے تو انہیں اوپر اور نیچے سے بھی کھانے کو ملتا۔ [المائدہ: 66]

صلہ رحمی یعنی رشتہ داری کو مت توڑیں؛ اعمال تقویٰ میں سے عظیم ترین عمل ہے اس کے ذریعے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔

چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: (جس شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ کیا جائے، یا اس کی عمر بڑھا دی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے) اس حدیث کو امام بخاری: (2067) اور مسلم: (2557) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح لوگوں کے ساتھ لین دین کرتے ہوئے ملاوٹ اور سود سمیت دیگر تمام حرام امور سے بچاؤ بھی برکت کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{يَخْتِمْ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ}.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی بھی گناہ گار کافر کو پسند نہیں فرماتا۔ [البقرہ: 276]

الشیخ المفسر محمد الامین شنیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"آیت کے حصے **{يَخْتِمْ اللَّهُ الرِّبَا}** میں اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سود مٹا دیتا ہے، یعنی اسے مالک کے ہاتھ سے چھین کر ختم کر دیتا ہے، یا پھر مالک کو اپنے مال کی برکت سے محروم فرما دیتا ہے، چنانچہ مالک اس مال سے فائدہ نہیں اٹھاتا، امام ابن کثیر رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی یہی مفہوم ذکر کیا ہے۔" ختم شد
"أضواء البيان" (270/1)

اور جناب حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیہ ہوں۔ اگر وہ بچ بولیں اور [عیب] ظاہر کر دیں تو ان کی اس تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں یا [عیب] چھپائیں تو ان کے لین دین کی برکت ختم کر دی جاتی ہے) اس حدیث کو امام بخاری: (2079) اور مسلم: (1532) نے روایت کیا ہے۔

دوسری چیز:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر کے برکت حاصل کی جاتی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

{وَإِذ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ}.

ترجمہ: اور تمہارے رب نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور بہ ضرور مزید عطا کروں گا۔ [ابراہیم: 7]

شکر کی ادائیگی دل، زبان اور اعضا سب سے ہوتی ہے۔

چنانچہ دل کا شکر اس طرح ہوگا کہ اس بات کا اعتراف کریں کہ یہ نعمتیں خالصتاً اللہ کا فضل ہیں، اس کا دل اہل جاہلیت اور کفار کی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کی جانب بالکل بھی نہ جائے؛ کیونکہ وہ نعمتوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی بجائے مخلوقات کی طرف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ کارستانی ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ﴾.

ترجمہ: وہ اللہ کی نعمت پہچان جانے کے بعد اس کا انکار کر دیتے ہیں، ان میں سے اکثر کافر ہیں۔ [النحل: 83]

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا﴾. مطلب یہ ہے کہ: وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں نعمتیں عطا کرنے والا ہے، یہ نعمتیں خالص اسی کا فضل ہیں، لیکن اس قلبی اعتراف کے باوجود وہ اس چیز کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ دوسروں کی بندگی بھی کرتے ہیں، نصرت الہی اور رزق کے متعلق کہتے ہیں کہ اللہ نے نہیں بلکہ غیروں نے دیا ہے "ختم شد" تفسیر ابن کثیر " (592/4)

زبان سے شکر اس طرح ہوگا کہ:

زبان سے ان نعمتوں کی نسبت کا اقرار خالق کائنات اور اللہ تعالیٰ کی جانب کریں، اور ان نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا بجالائیں، انسان اپنی مہارت، قوت اور ذہانت وغیرہ پر فخر مت کرے؛ کیونکہ یہ تمام تر نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

جبکہ اعضا سے شکر اس طرح ہوگا کہ:

ان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور میں استعمال نہ کرے۔

اعضا سے شکر میں یہ بھی شامل ہے کہ دوسروں کے ساتھ بھی اسی طرح بھلائی کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کا بھلا کیا ہوا ہے؛ کیونکہ دوسروں کی بھلائی کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کا مزید بھلا فرماتا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ جَاءَهُ الْإِحْسَانُ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾.

ترجمہ: اور احسان و بھلائی کا بدلہ احسان و بھلائی ہی ہے۔ [الرحمن: 60] ۷

تیسری چیز:

نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے اسلامی آداب کو ملحوظ خاطر رکھے، مثلاً: کھانا کھاتے اور پیتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے، اس کی دلیل میں جناب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (کہ جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے، اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے، تو شیطان [اپنے چیلوں سے] کہتا ہے کہ تمہارے لیے یہاں رات رہنے کا ٹھکانا اور کھانا کچھ بھی نہیں ہے، اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان [اپنے چیلوں سے] کہتا ہے کہ تمہیں رہنے کا ٹھکانا مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رہنے کا ٹھکانا اور رات کا کھانا بھی مل گیا) اس حدیث کو امام مسلم: (2018) میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح کھانا کھاتے ہوئے اٹھے بیٹھیں، اکیلی اکیلی مت کھائیں، کھانے پینے اور دیگر امور میں فضول خرچی سے پرہیز کریں، یعنی ضرورت کے مطابق ہی خرچ کریں اس میں نجوسی یا فضول خرچی کا عنصر شامل نہ ہونے پائے۔

اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَأْتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّبِيلَ وَالْأَسْرَىٰ وَاتَّقِ اللَّهَ تَتَّقَىٰ (26) إِنَّ الْمُنِيرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (27) وَلَا تَقْرَبُوا مَالَهُمْ أَبْغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ قَدْ نُهَىٰ قَوْمًا مِّنكُمْ أَن قُرِبُوا (28) وَلَا تَجْعَلْ بَيْنَكَ مَغْلُوبًا إِلَىٰ عَدُوِّكَ وَلَا تَبْغُضْهُمَا كُلَّ الْبَغْضَاءِ فَتَقُومَ لَوْمًا مَّحْزُورًا﴾.

ترجمہ: اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو [26] یقیناً بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکر ہے [27] اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی رحمت کی جستجو میں، جس کی امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے [28] اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہو اور ماندہ بیٹھ جائے۔ [الإسراء: 26-29]

اس لیے مسلمان کو ہر حالت میں سنت نبوی پر چلنے کی مکمل کوشش کرنی چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل و عیال، مال و دولت اور اپنے بارے میں جو تعلیمات اپنی امت کو دی ہیں ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

اس سلسلے میں مفید اور آسان ترین کتاب امام نووی رحمہ اللہ کی ریاض الصالحین ہے۔ [اس کتاب کے اردو ترجمہ کی پہلی جلد یہاں اور دوسری جلد یہاں سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ مترجم]

چوتھی چیز:

مسنون دعاؤں اور اذکار کے ذریعے انسان اپنی حفاظت کا انتظام کرے۔

اس کے لئے مسلمان صبح اور شام کے اذکار، سونے کے اذکار اور دیگر تمام شرعی اذکار کی پابندی کرے۔

مسنون اذکار اور دعاؤں کے لئے مفید ترین کتاب سعید بن علی بن وهف القحطانی کی کتاب: حصن المسلم ہے۔ [اس کتاب کو آپ اردو زبان میں یہاں سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ مترجم]

تھہ مختصر یہ ہے کہ: مسلمان کو برکت تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان ممنوعہ کاموں سے یکسر باز رہے اور حسب استطاعت احکامات کی تعمیل کرے، [اگر کوئی کسی کوتاہی ہو جائے تو] توبہ اور استغفار کر لے، نیز ہر حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

مسلمان کی زندگی میں اسباب برکت جاننے کے لئے آپ اس عربی مضمون کو پڑھیں:

<http://www.alukah.net/sharia/0/44260>

اور برکت حاصل کرنے کے حوالے سے اس عربی مضمون کا مطالعہ بھی مفید ہوگا:

<http://www.saaid.net/Doat/yahia/118.htm>

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اور آپ کو ان تمام امور پر عمل کرنے کی توفیق سے نوازے اور ہمارے لیے ان پر عمل آسان بھی بنا دے۔

واللہ اعلم